© rasailojaraid.com

۴ اگست ۱۹۰۸ء تک اُس کے سامنے ہلاک ہو جاونگا۔ مگر خدا نے اُسکی پیشگوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی ہے کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جاویگا اور خدا اُسکو ہلاک کریگا اور میں اُسکی شر سے محفوظ رہونگا" (مرزا کی آخری تصنیف چشمہ معرفت ص۳۲۲)

حکیم صاحب! افسوس آپ نے اس بڈھے خبطی کو نہ سمجھایا کہ "۴ اگست کو" والی پیشگوئی کو آپ "۴ اگست تک" کیوں لکھتے ہیں؟ آپ تو خیریت سے چلے جائینگے مگر ہماری گت آپ کے بعد ہی بنائی جائیگی۔ اسکا کوئی علاج کر جائیے۔ کیا سچ ہے ؎

لو ان صدور الفعل یبدون للفتیٰ ✦ کأعقابہ لم تلفہ یتندم

مختصر یہ کہ مرزا جی کی موت کی نسبت کوئی کسی کی پیش گوئی پر فخر کرتا ہے کوئی کسی پر۔ مگر میں تو یہی کہتا ہوں کہ مرزا جی واقعی مستجاب الدعوات تھے خدا نے اُنکی دعا قبول فرمائی اور جو کچھ اُنہوں نے مانگا تھا خدا نے اُنکو عطا کیا ؎

لکھا تھا کاذب مریگا پیشتر ✦ کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

مرزائیو! آؤ اخیر میں ہم تم لوگوں کو مرزا جی کا ایک عام اعلان اور اعتراف سُنائیں۔ غور سے سُنئے! مرزا صاحب کہتے ہیں:۔

"خدا کی طرف سے جو پیش گوئی کسی ظالم کے حق میں ہوتی ہے آخر وہ پوری ہو جاتی ہے" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۱۹۷)

حکیم صاحب! آپ کا بھی اسپر ایمان ہے؟ تو پھر کون ظالم ہے؟ سُنئے!

اِنَّا اَوْ اِیَّاکُمْ لَعَلٰی ھُدًی اَوْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ؟

(باقی آئندہ)

مرزا قادیانی کی الہامی عمر

(از الف میم عیسائی)

مولوی حکیم نور الدین خلیفہ مرزا نے ریویو (جون جولائی) میں ایک مضمون لکھا ہے۔ اپنے پیر کی حمایت میں کچھ تو اپنی ندامت رفع کرنے کو اور کچھ اپنے مریدوں کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

روک تھام کو اور یہ ایک حسرتناک نظارہ ہے کہ ظاہراً بثبات ہوش و عقل ساری عمر فریب میں مبتلا رہکر اب کہ بھانڈا پھوٹ گیا اُسی گدی پر بیٹھکر ایک بڈھا اپنی زبان سے وہ کلمات نکالے جو ہر صاحب شعور کے لئے ننگ و عار کا باعث ہیں اور اگر کوئی دل و دماغ ان لغویات سے تسلی پا جائے تو ہم نے اس کہن سال حکیم کی قلم سے نکلے ہوئے بعنوان ”وفاتِ مسیح“ پڑھے تو نہیں کہا جا سکتا کہ دماغ میں اور گوبر میں کیا فرق رہجاتا ہے +

میں یہاں اپنی ساری بحث صرف ”الہامی عمر“ پر محدود رکھونگا +

حکیم صاحب لکھتے ہیں ”تمام حملوں سے زبردست حملہ جسکو دشمن یقین کرتا ہے کہ اُس سے ہمکو پاش پاش کر دیگا .... وہ یہ حملہ ہے کہ مرزا صاحب قبل از وقت انتقال کر گئے ...... کیونکہ عمر کی نسبت اصل الہام یہ تھا تیری عمر اسّی برس کی ہوگی یا پانچ کم یا پانچ زیادہ ..... سو یاد رہے کہ یہ اعتراض مخالفوں کے اعتراضات کا سرچشمہ ہے۔ باقی تمام اعتراضات اسی اعتراض کے باعث پیدا ہوتے ہیں“

مخالفوں کے اعتراض تو ابطال مرزا میں شمار سے باہر ہیں جنکی مجموعی وزن کی نیچے سارا قادیان پس کر سُرمہ ہو رہا ہے مگر اس تقریر سے یہ ضرور روشن ہوتا ہے کہ عمر کے متعلق جو الہام شائع کیا گیا تھا سب سے زیادہ اُس نے مرزائیوں کی چولیں ڈھیلی کر دیں اور وہ اُنپر اسقدر شاق گذر رہا ہے کہ اُنکی کمریں ٹوٹی جاتی ہیں اور حکیم الامت نے اپنی ساری توجہ اسی کی طرف مبذول کر دی مگر کوئی بات بنائے نہیں بن پڑتی اور اگر انہیں حیلوں کے سہارے جینا پڑے تو بے حیائی میں زندگی کاٹنا ہوگی +

ناظرین! اس اعتراض کی اہمیت پر غور فرما دیں۔ مخالفین تو مدتوں آنکھوں دیکھ چکے کہ مرزا کے تمام الہامات خرافات تھے سب کے سب جھوٹے۔ ساری نشانی خطا۔ پنجاب* میں کوئی رمال بھی نہوگا جسکی پیش گوئیاں اس کثرت سے جھوٹی نکلیں۔ پس مخالفین کے انکار میں اس بے وقت موت نے کچھ بھی اضافہ نہ کیا۔ اسکا جو کچھ اثر ہے

* پنجاب کی کیا خصوصیت ہے ساری ہندوستان بلکہ کل دنیا میں بھی کوئی نہوگا ایڈیٹر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وہ مریدوں پر۔ وہی پیچ وتاب کرب وبلا میں ہیں کیونکہ مرنے والی اور اُس کے مریدوں کے مسلمات میں یہ امر داخل ہو چکا تھا کہ جھوٹا نبی وہی ہوتا ہے جسکی پیشگوئی پُوری نہیں ہوتی" اور کہ "اگر آپ (مرزا) سچّے نبی نہ ہوتے تو وہ پیش گوئیاں جو آپنے خدا کے نام پر شائع کی تھیں پُوری اور واقع نہ ہوتیں کیونکہ کتاب استثناء ۱۸/۲۰ میں لکھا ہے کہ جو پیش گوئی خدا کے نام پر کی جاوے اور وہ حقیقت میں خدا کیطرف سے نہووے وہ پُوری اور واقع نہیں ہو سکتی۔ لیکن چونکہ حضرت ...... کی تمام پیشگوئیاں بلا استثناء ہمیشہ پوری نکلتی رہیں اس لیئے اسکا نتیجہ صرف یہی نکلتا ہے کہ وہ سچّے نبی ہیں" (ریویو جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۸ و ۲۱)

مخالفین اسی بنا پر مرزا کو جھُوٹا نبی مانا کیئے کہ اُنکی پیشگوئیاں باطل نکلیں مثال کے لیئے مسٹر آتھم مرحوم کی زندگی کی بابت اُنکی پیشگوئی کافی ہی۔ مگر "بے وقت موت" سے مرزائیوں کے ہوش ہرن ہوگئے اور وہ ساری چوکڑیاں بھُول گئے کیونکہ اب اُنکو کم ازکم اتنا تو مان ہی لینا پڑا کہ چاہی کادیاں میں اور ساری پیشگوئیاں پُوری ہوگئی ہوں مگر لاہور میں یہ ایک ضرور بالضرور جھُوٹی ثابت ہوگئی اور اب یہ کہنا کہ "تمام پیش گوئیاں بلا استثناء ہمیشہ پُوری نکلتی رہیں" باطل ہوگیا +

اس لفظ "بلا استثناء" پر مرزا جی کی حیات میں بڑا زور دیا جاتا تھا مگر اب امیر المؤمنین (یہ مت کہئے! بلکہ امیر المرزائین کہئے۔ مُرقع) نور الدّین اس واقعہ ہائلہ کو پیش نظر رکھکر ٹھنڈے پڑگئے اور یہ زمانے پر مجبور ہوئے "ہمارے مخالف خدا کی ماننے والے اس راہ میں مشکلات ڈالتے رہے اور ڈالتے ہیں کہ بعض بشارات پُوری نہیں ہوئیں مگر عقل مند جانتے ہیں کہ مفید وراحت بخش تدابیر اپنی کثرت کے لحاظ سے مفید یقین کی جاتی ہیں نہ اس لئے کہ وہ کبھی مستثنیات بھی رکھتی ہیں" (صفحہ ۲۶) اور ہمّت ہار کر اعتراف بھی کرلیا کہ "مرزا صاحب مغفور کی عمر کیا تھی جب آپکا انتقال ہُوا اس کے لئے میں کوشش میں ہوں کہ پتہ لگے" (صفحہ ۲۷) بلکہ ہمکو تو اس لاجوابی کی بے کسی پر بہت ترس آیا جب آپنے سینہ فگار فرمایا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رقم عمری کا اعتراض ہماری زیر نظر ہے ۔۔ اور الٰہی مصلحت یہی معلوم ہوتا ہے کہ اسی میں ہے کہ نادشمن ٹھٹا کرے۔" (صفحہ ۲۴۰)

ہم توقع نہیں کرسکتے کہ اس سے زیادہ صفائی کے ساتھ کادیانی اس حقیقت کا اقرار کرسکتا کہ مرزا کی پیشگوئی اپنی زندگی کے متعلق ضرور باطل ہوئی اور خدانے اسے دشمنوں کو مسخرو کرنیکے لئے باطل کیا۔ اب ہم اُن کے مریدوں کو اس پیشگوئی کے چند پہلو سمجھاتے ہیں جس سے اُنکی ساری حجتیں رفع ہوجائیں گی۔ اول مرزانے لوگوں کو یقین دلایا تھا کہ خدانے اس کو الہام کیا کہ تیری عمر ۸۰ برس کی ہوگی یا ۵ کم یا پانچ زیادہ۔ اگر کوئی ذرہ بھی سمجھ یا خوف خدا رکھی تو ایسے الہام کو خدا سے منسوب کرتے شرمائے جسمیں علیم وخبیر کو یا یاکو کوچوں میں بھٹکنا پڑے اور ایک کیڑی کی عمر کا پتہ نہ لگے جو زمین پر چند برس ون رینگ کر مٹی میں ملگیا۔ مگر خلیفہ صاحب اس اسرار کو آیندہ حل کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔

دوم بہر کیف اس معنی میں کوئی ابہام نہیں کہ اگر ۸۰ برس کی عمر نہ پائی تو یا ۷۵ کی ہوگی یا پھر ۸۵ کی جسمیں ایک دن کی کمی کی گنجایش نہیں گو اسکی تشریح نہیں ہوئی کہ حساب شمسی ہو یا قمری اور اس لئے مرزایوں کو اختیار ہو کہ وہ دونوں میں سے جس حساب سے چاہیں اپنے پیر کی عمر گنادیں۔

سوم جب عمر کا تعین کردیا گیا تو حساب کے تابع ہوگئی اور اُسکا آغاز وانجام معین ہونا چاہئے ورنہ تعین عمر لغو ومہمل ہوگا۔ اگر آغاز محض تھا تو جس خدانے ۷۵ یا ۸۰ یا ۸۵ کا الہام کیا تھا اسی کو بتانا چاہئے کہ تو فلان تاریخ بپیدا ہوا تھا اور اگر ان دونوں میں سے ایک بھی نہ ہو تو الہام حماقت وضلالت کی بکواس تھا ورنہ آج ہر بھول شخص اپنی تاریخ تولد چھپا کر کہ سکتا ہے کہ خدانے مجھکو تبلایا تیری عمر ۶۵ برس ۳ ماہ سو الجھہ دن ہے اور جب مرجائے تو اسکے لوگ پکار دیں الہام پورا ہوگیا

خلیفہ صاحب لکھتے ہیں کہ "بعض جگہ دبیبی عیسائیوں نے خوشیوں کی نعرے ماری اور جلسے بھی کیتے ہیں کچھ" (۲۸۰) یہ اتہام ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چہارم۔ خلیفہ صاحب ہم کو یقین دلاتے ہین کہ اس ملک پنجاب مین خاص گاؤن مین جو افراتفری سکہون کے عہد مین آئی ہو اس سے اور جو خاندانون اور شرفاء مین تکالیف پڑی ایسے وقتون مین گاؤن کے لوگون مین تاریخ تولد کا پتہ لگنا ایک مشکل کام ضرور ہے" صفحہ ۲۸) اسی طرح ۱۱ جون کے بدر مین ایک صاحب میان صادق فرماتے ہین حضرت اقدس کی عادت تہی کہ وہ تاریخون اور سنون کی گنتی کیطرف بہت توجہ نہین کرتے تہے.. آپنے فرمایا ہم اپنی عمر کے متعلق کچہہ ٹہیک نہین کہہ سکتے کیونکہ اسوقت بچون کی عمر و دن کے لکہنے کا کوئی طریق نہ تہا اور ہماری پاس کوئی ایسی یادداشت نہین لیس آپ کی عمر کے متعلق ٹہیک طور پر خود آپ کو معلوم نہ تہا۔

یہ سارے بہانے جہوٹے ہین (۱) شرفاء مین اور لکہے پڑہے خاندانون مین اس زمانہ کے بہت لوگ جو پنجاب مین پیدا ہوئے اور ابتک زندہ ہین اپنے روز ولادت کے دن و ساعت سے واقف ہین۔ راقم کی والد ماجد مرحوم رنجیت سنگہ کے عہد حکومت مین عین سکہون کے افراتفری کے زمانہ مین شہر ہوشیارپور پنجاب مین پیدا ہوئے تہے اور ہماری خاندان مین اسوقت کی تحریرات موجود ہین سنسکرت مین بہی ایک پنڈت کے ہاتہہ کی اور فارسی مین دادا صاحب کے دست خاص کی جس سے تاریخ و وقت پیدائش وغیرہ سب معلوم ہے (۲) کون نہین جانتا کہ شہراتیون کے درمیان خصوصاً شرفاء مین تاریخ پیدائش والدین کو اور کنبے والون کو ہمیشہ یاد رہتی ہے خواہ کہین لکہی گئی ہو یا نہ ہر برس بچون کا جنم دن منایا جاتا ہے غریب سے غریب خاندان مین اور نہین پانچ پیسے کے بتاشے منگا کر رشتہ دارون کا منہ میٹہا کر دیا جاتا ہے (۳) بلکہ کچے سوت کا ایک رنگین ڈورا ہوتا ہے جسکو کلاوہ کہتے ہین اس کے ایک طرف چہلا آ پڑا ہوتا ہے ہر جنم دن اس مین ایک گانٹہہ دیدیجاتی ہے [illegible] پڑہنے کی ضرورت بہی نہین رہتی اس عالمگیر رسم کی بدولت سال گرہ۔ برس گانٹہہ۔ رشتہ عمر کا محاورہ پڑگیا جس سے کوئی خاندان غافل نہین (۴)، مسلمانون کے درمیان بعض خاندانون مین زیادہ احتیاط کی جاتی ہے تو بچون کا نام بہی تاریخی رکہا جاتا ہے جس سے سن ولادت نکلتا ہے راقم کے ماموں کا نام مظہر حسین تہا جس سے سنہ ہجری نکلتا ہے۔

مرزا جی جو اپنے کو بڑا رئیس زادہ کہتے تہے مغلیہ خاندان کے شرفا مین حیرت کی بات ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہ انکی تاریخ تولد سے لوگ ویسے ہی بیخبر رہے جیسے دُھنئے جلاہوں اور دیہاتی رذلا کی موت اور زندگی سے اُنکے رشتہ دار۔ اگر مرزاجی کی عمر کا حال معلوم نہیں تو ضرور کچھ دال مین کالا ہے جسکے اظہار سے وہ اور اُنکے مرید شرماتے ہیں کہ الہامی فریب کی ندامت کم ہو۔ اور یہ حیلہ کہ حضرت اقدس کو تاریخوں اور سنوں سے اعتنا نہ تھی محض لچر ہے جو شخص سنہ ۱۳۰۰ھ پیدا کرنے کے لئے اپنے نام غلام احمد مین لفظ قادیانی جوڑتا پھرے اور رک کوق بناوے اُسکو تاریخ وسنہ سے غافل ماننا غفلت کی انتہا ہے ہم سوائے اس کے کچھ نہیں مان سکتے کہ عمر کی نسبت الہام کو جھوٹے اور اُنکے الزام سے بچانے کی خاطر ان لوگوں نے یہ احمقانہ تدبیر سوچی تھی کہ تاریخ تولد کو تاریکی کے غار مین پوشیدہ کردین۔

پنجم مجھکو میان صادق کا یہ کلام پڑھکر بہت ہنسی آئی جسکی تصدیق خلیفہ صاحب نے بھی فرمائی (صفحہ ۱۷۲) "سب سے زیادہ صحیح قول مرزا سلطان احمد صاحب کا معلوم ہوتا ہے جو کہ اُنہوں نے جنازہ مین شامل ہونیکے واسطے تشریف لانے پر فرمایا تھا کہ میرے پاس جو یادداشت ہے اُسکے مطابق آپکی پیدائش ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء مین ہوئی تھی۔

باواجان تو فرماتے ہین "ہمارے پاس کوئی ایسی یادداشت نہین" صاحبزادہ فرماتے ہین "میرے پاس ہے" وہ تو کہہ گئے "ہم اپنی عمر کے متعلق کچھ ٹھیک نہین کہہ سکتے" مگر یہ کچھ کہتے ہین جو "سب سے زیادہ صحیح قول" مانا جاتا ہے اور وہ بھی جنازہ پڑھتے وقت جب مرید روتے ہی ہین ہائے حضرت اقدس نے الہامی عمر نہ پائی سرکاری ملازمت مین زمانہ پنشن کا تعین کرنے کو عمر کی صحت پر بڑی تاکید ہے۔ عیسائیون کو سرٹیفکٹ بپتسما سے اپنی عمر ثابت کرنا ہوتی ہے ہندؤن کو جنم پتر سے مسلمانون کو والدین یا دوسرے بزرگون کے حلف نامے جو پیدائش کے گواہ ہون مگر قادیان کی رسم نرالی ہے۔ باپ کی پیدائش پر بیٹا گواہ وہ بتاتا ہے آپ فلان دن پیدا ہوئے تھے*۔ اور اسی کی بنا پر کہا جاتا ہے کہ مرزا ۷۵ برس کے ہو کر مرے۔

ششم صرف یہی نہین کہ مرزاجی کی عمر ۷۵ برس کی نہین ثابت ہوسکتی بلکہ ثابت ہو گیا کہ وہ ۷۵ برس کی عمر کو ہرگز ہرگز نہین پہونچے اور عمر والا الہام جھوٹا ثابت ہو گیا۔

(الف) اُنکے مرنیکے بعد ہی روزانہ پیسہ اخبار مین اُنکے ایک بڑے مرید کا مراسلہ چھپا

© rasailojaraid.com

* پنجابی مصرع ہے "سے اسی آدم تہین اگے ہوے دادا گود کھڈایا" (اڈیٹر)

© rasailojaraid.com

جو وفات کے قبل کا لکھا ہوا تھا جس میں مرزاجی کی پیدائش ۱۸۳۹ء کی بتلائی گئی۔ اور بیان صادق بھی مانتے ہیں کہ مرزاجی نے آپ "تخمینہ کے طور پر ایک جگہ ۱۸۳۹ء ہی لکھا ہے" بلکہ اپنے اظہاروں میں جو عدالتوں کے روبرو بحلف دی اسی طرح اپنی عمر بیان کی حتی کہ اب خلیفہ صاحب کو اسکی رو سے بچنے کا سوائے اسکے کوئی چارہ نہ رہا کہ فرماویں "اظہاروں میں بھی آخر تخمیناً ہی سے کام لینا پڑا" (صفحہ ۲۸) اب مرید کس منہ سے کہتے ہیں کہ مرزاجی ۱۸۳۹ء میں نہیں بلکہ ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء میں پیدا ہوئے اور آپکی عمر ۷۶ سال ہوئی۔

(ب) ہاں یہ سچ ہے کہ ستمبر ۱۹۰۲ء کے ریویو میں مرزاجی نے اپنی عمر "غالباً ۶۷ سال سے بھی کچھ زیادہ" بتلائی (صفحہ ۳۴۶) مگر ۱۲ ماہ کے اندر اندر اگست ۱۹۰۳ء ڈوئی کے مقابل زیادہ کہن سال بننے کی خاطر آپ ستر کے قریب ہوگئے (ریویو۔ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۵۴) - اگر یہاں آپ اپنی تخمینہ میں عمداً یا سہواً خطا نہیں کرتے تو دروغ گو را حافظہ نباشد صادق آویگا اور الہام سچا نہیں ہوسکتا۔

(ج) جو لوگ غلام احمد کے بیان کو صحیح مانتے ہیں کہ وہ ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے انکو ماننا پڑیگا کہ وہ ۶۹ سال کی عمر میں مرا جو اس کو بیان کو غلط مانکر اسکے بیٹے سلطان احمد کی سنتے ہیں کہ وہ ۳۶ء یا ۳۷ء میں پیدا ہوئے انکی پریشانی پر ترس آتا ہے۔ میاں صادق یوں حساب لگاتے ہیں۔ "اس لحاظ سے ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ اور ۴۰ پانچ سال وہ اور ۶۰ سال پچھلی صدی میں سے اور ۸ سال اس صدی کے کل ۵+۶۰+۸=۷۳ سال ہوئے اس میں دو سال قمری کے بڑھائے جائیں تو ۷۵ سال ہوئے"

مرزا کا بیٹا جو باپ سے زیادہ اسکی عمر کو جانتا ہے وہ تو اس شک میں مبتلا رہا کہ وہ ۳۶ یا ۳۷ میں پیدا ہوئے مگر مریدوں کو یقین ہو بیٹے سے بھی زیادہ کہ آپ ۳۶ ہی میں پیدا ہوئے اس لئے ۳۷ حساب سے بالکل خارج کر دیا گیا۔

اسپر بھی طرہ یہ کہ نہ صرف آپ ۳۶ میں پیدا کئے جاتے ہیں بلکہ پیدا ہوتے ہی ایک سال کی عمر کے بنائے جاتے ہیں اور وہ ایک سال حساب میں جوڑا جاتا ہے یعنے آپکی پیدائش ۳۵ کی مانی جاتی ہے ایکسال برکت کا بڑھایا جاتا ہے۔ کیا ان محاسبوں کو یہ نہیں معلوم کہ اگر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مرزا ۳۹ء میں پیدا ہوئے تو ۱۹۰۶ء میں ایک سال کے ہوں گے اور ۳۷، ۳۸-۳۹-۴۰ چار سال ہوئے اور اگر ۴۰ء میں پیدا ہوئے تو ۳۸-۳۹-۴۰ تین سال اور ۱۹۰۸ء میں انکی عمر ۷۲ یا ۷۱ کی ہوئی یا ۷۱ کی شمسی حساب سے اور ۷۴ یا ۷۳ کی قمری حساب سے۔ ہمنے رفع حجت کے لئے ایک لمحہ اس غلط بیان کو صحیح مان لیا اور دکھلایا کہ اس سے بھی مرزا کا الہام سراسر جھوٹا ثابت ہوتا ہے کیونکہ ۷۵ سال سے ایک دن پہلے مرجانا الہام کو باطل کر دیتا ہے۔

ہفتم۔ خلیفہ نور الدین مرزا کا ایک اور قول پیش کرتے ہیں "جہانتک مجھ کو معلوم ہے اب اس وقت ۱۳۲۳ھ ہجری عمر ستر کے قریب ہے" (صفحہ ۲۸۰) تو سنہ وفات ۱۳۲۶ میں آپ ۷۳ کے قریب ٹھہرے اور چونکہ آپنے سنہ ہجری کا یہان ذکر کیا تو لازم آیا کہ آپنے اپنی عمر قمری حساب سے گنی جو مسلمانوں میں مروج ہے پس آپکی عمر ۷۳ سال قمری ماننا پڑی۔ نہیں ہم بھول گئے ۷۳ سال نہیں بلکہ ۷۳ کے قریب یعنی اُس سے کم اور ۷۴ سے بہت کم اور ۷۵ تو ہرگز نہیں اور ۸۰ و ۸۵ کا تو ذکر ہی نہیں یعنے آپ کے الہام کے باطل ہونے پر شمس و قمر دونوں گواہ ہیں۔×

ہشتم اس الہام میں نہ قمری حساب کا ذکر ہے نہ شمسی کا بلکہ ۸۰ برس کا اگلا پچھلا تھا ۸۰ سال سے ۵ کم یا ۵ زیادہ پس الہام کی صداقت کے لئے ہندوستان میں جہان سرکاری شمسی سنہ رائج ہے اور دینی ہجری لازم تھا کہ مرزاجی کسی ایسی تاریخ پر مرتے کہ اگر شمسی حساب سے جوڑا جاتا تو بھی ۷۵ سے زیادہ ہوتے اور قمری حساب سے جوڑا جاتا تو بھی۔ اور دس برس کا ہیر پھیر اس دقت کو رفع کر دیتا۔

نہم۔ گو مرید مرزاجی کی عمر کو ربڑ کے تسمہ کی طرح خوب کھینچ تان کر بڑھا رہے ہیں مگر دل سے جانتے ہیں کہ کوشش بے سود ہے۔ اس لئے خلیفہ صاحب تم کو مرزا کا ۲۶-اپریل والا کوئی الہام سناتے ہیں "ماتم کدہ۔ منسوخ شدہ زندگی" (صفحہ ۲۶۹) اور میان صادق کہتے ہیں "اس کے بعد بعض کے الہامات جو وفات کے متعلق ہوئے تھے ان سے پہلے الہام کا منسوخ ہونا ثابت ہوتا ہے" یعنے چھہتر اور پچاس کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

درمیان والی عمر منسوخ ہوگئی تو کس منہ سے یہہ لوگ مرزا کی عمر ۷۵ سال ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ اُن کو اقرار کرنا چاہیئے کہ مرزا ۷۵ سال سے بہت پہلے مرگئے جیسا کہ واقع بھی ہوا "منسوخ شدہ زندگی" کے معنی ہم تو سمجھ سکتے ہیں۔ ایسی زندگی جو ضائع ہوگئی ایسی زندگی والا جو نسیاً منسیاً ہوجانے والا ہے ایسا شخص جو زمین کو بے پہل یا کانٹے دار درخت کی طرح روکے ہوئے تھا وہ کاٹا جائیگا اور اس کی جگہہ کوئی پہل دار درخت لگایا جائیگا۔ مگر تم منسوخ شدہ زندگی کے کیا معنے سمجھے؟ اگر عمر بڑہ جاتی جیسا مرزا نے دعویٰ کیا تھا ۸۰ سے زیادہ ہوتی ۹۰ یا سو یا ۱۲۰ کو پہنچتی تو تم کہہ سکتے تھے کہ خدا نے عمر کو رحمت سے دراز کردیا اور یہ خوشی کی بات ہوتی مگر مقرر شدہ عمر سے گہٹ جانے میں کوئی خوبی نہیں سوائے اس کے کہ خدا کا غضب بہڑکا اور جو عمر مقدر ہوچکی تھی وہ کم کردیگئی یعنے مرزا جی معتوب مرے خدا کے غضب کے تلے اور اس کے مریدوں کو کیا تسلی ہوسکتی ہے کیا [illegible] اتنا ہی نہیں سمجھ سکتے کہ تنسیخ نأت بخیر منہا او مثلہا کے تابع ہے کم عمری درازی عمر کے نہ برابر ہے نہ اس سے بہتر ہاں یہ اور بات ہے کہ تم کہو ع زین چنین بد زندگانی مردہ بہ۔ تو ہم کو اعتراض ہی نہیں وہم۔ کسی وقت تو یہہ مرزائی حدیث میں ایسی تنقید بگہارتے ہیں کہ بلاتکلف صحیحین کا انکار کرجاتے ہیں پہر کسی وقت ایسے اندہے بن جاتے ہیں کہ ایسی ایسی حدیثوں کو بہی صحیح مان لیتے ہیں جن میں ذکر ہوا کہ آدم نے اپنی عمر سے ۴۰ سال داؤد کو بخش دی۔ پہر ناسخ و منسوخ کے بارے میں اپنا عام عقیدہ تو سرسید احمد کے قول پر ظاہر کرتے ہیں جو ابو مسلم معتزلی کی رائے پر مبنی تھا کہ ما ننسخ من اٰیۃ میں قرآن شریف کی کسی آیت کا منسوخ ہونا مراد نہیں مگر آج ما ننسخ کی رسمی تفسیر پر سارا زور ہے (صفحہ ۷۳س) اور خلیفہ صاحب پوچھتے ہیں کیوں ایک الہام دوسرے کو منسوخ نہیں کرسکتا اور اگر آدم کی عمر سے ۴۰ سال کم کردیئے گئے تو کیا مضائقہ جو مرزا جی کی عمر سے ۴ چار یا پانچ برس کی کمی ہوگئی" ہم سمجھاویں ناسخ منسوخ والے کسی حکم شرع کا منسوخ ہوجانا مانتے ہیں مگر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

واقعات تاریخ کا نہین - پس عمر مقدر کا منسوخ ہونا کیا معنے؟ آدم نے چالیس سال اپنی ایک فرزند کو بخش دی آپ بہی مرزاجی کے منہ سے کہلوا دین کہ مینے اتنے سال وہ اپنی عمر کے فلان کو بخشدئے تو ہم بہی اس قدر مدت گہٹا کر ان کے ایثار عمر کی تعریف کرتے مگر صرف تمہاری کہنے سے کیا ہوتا ہے؟ وہان تو حضرت آدم کا قول ہے اور حضرت عمر کی شہادت اور ترمذی کی روایت یہان کیا ہے! پھر یہہ ابلہ فریبی کی چال کیسے چل سکے گی -

بلکہ ہم تم کو یقین دلاسکتے ہین کہ مرزاجی نے اپنی عمر کا ایک دن بہی کسی کو نہین بخشا اگر ایسا کرتے تو سب سے پہلے مبارک احمد اپنے کم سِن فرزند کو ۱۰ یا بیس سال عطا فرماتے - جیسا مشہور ہے کہ بابر نے ہمایون کے لئے کیا تہا جب اسی کو کچھ ندیا جس کی زندگی کے ساتھ بڑی بڑی امیدین وابستہ تہین تو اور کسی کو کیا دیتے -

پس ساری دنیا کے آگے ظاہر ہوگیا کہ جو پیشگوئی مرزا نے اپنی عمر کی نسبت کی تھی وہ ہر طرح باطل نکلی اور اسکا باطل ثابت ہونا اس کو ڈنکے کی چوٹ پر جھوٹا نبی ثابت کرگیا اور یہہ اسکے بطلان پر ہزارون ہزار دلائل کے علاوہ ہے -

اخیر مین ہم حکیم نورالدین کے ایک قول کی داد دیتے ہین جو ہم کو بہت ہی بھلا معلوم ہوا جس سے ان لوگون کی عقول کا پورا اندازہ ہو جاتا ہے "مینے بارہا عزیز میان محمود کو کہا کہ اگر حضرت کی وفات ہو جائے اور یہہ لڑکی نکاح مین نہ آئے تو میری عقیدت مین تزلزل نہین آسکتا" صفحہ ۲۷۹ - ایسے شعور کے لوگ ہر پیشگوئی کے باطل ثابت ہونے پر بہی کہہ سکتے ہین - ایک صاحب ایک کذاب کے معتقد تھے لوگون نے انکو سمجہایا کہ تمہاری عقل پر کیا پتھر پڑے ہین، آپ نے سادگی سے فرمادیا - حضرت اقدس اس قدر جھوٹ بولتے ہین کہ کوئی شخص بلا تائید غیبی اتنے برجستہ جھوٹ نہین بول سکتا مین کیسے انکو فوق البشر نہ مانون - یہی جواب مرزاجی کی حمایت مین ہر مرزائی کے منہ پر ہو سکتا ہے - اور وہ احمدی جس کا خط وطن لاہور مین نکلا تھا جس سے مرزائی عموماً انکار کرتے ہین جس مین مرزا کی جھوٹی پیشگویون کی تاویل کی گئی ہم کو اس گروہ سے

[illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زیادہ صاحب فراست معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس کی تاویلین خلیفہ صاحب کی تاویلون سے لاکھہ درجہ سنجیدہ ہین۔

اب ہی جاہلون کی خوش اعتقادی اور ہٹ اسپر مین ایک قصہ سناتا ہون جسکا مین گواہ ہون ایک سادہو پرست رئیس میرے دوست ہین ان کے یہان ایک سناتن دہرمی جہانیان جہان گشت سادہو تشریف لائے جو لکھے پڑھے انگریزی بولنے والے تھے وہ کسی طرح میرے نام سے واقف تھے اور مجھ سے ملنا چاہا ایک روز مجھ سے باتین ہو رہی تھین۔ سادہو صاحب نے آریون کی مخالفت مین پنڈت دیانند کی مذمت کی۔ ایک کاشتہ صاحب جو اس جوار مین سنسکرت کے پنڈت مشہور ہین بیٹھے ہوئے تھے اُن سے نہ رہا گیا کچھہ بول اُٹھے اسپر سادہو صاحب نے اُنکو سینکڑون مغلظات گالیان اور کوسنے سنائے کہ لوگ دنگ رہ گئے ایسے جو سوائے کسی سادہو کے کسی بدمعاش کی زبان سے نہین نکل سکتے مین وہان سے منغص ہو کر اٹھنے لگا سادہو صاحب نے زبان انگریزی مین جسکو وہان کوئی سمجھنے والا نہ تھا اپنی اس حرکت کی بہت معذرت کی اور مجھکو اس کی مصلحت سمجھائی جس سے صرف سادہو جون کی تسکین ہو سکتی ہے۔

کچھہ دنون بعد مین اپنے رئیس دوست سے ملا جن کے سامنے وہ واقعہ گذرا تھا اور ان کو انکی اس مہمان نوازی پر شرمانا چاہا کہ آپ ایسے حیوانون پر اپنی عنایات ضائع کرتے ہین اُنہون نے مجھکو جواب دیا کہ آپ سادہون کی لیلا نہین سمجھ سکتے کسی شخص سے وہ خوش ہو جاتے ہین تو آزمائش کے طور پر اس کو گالی دیتے اور کوستے ہین اور اُس [illegible] الٹا ظہور مین آتا ہے اور مجھکو یقین دلایا کہ اُن دنون وہ کاشتہ صاحب بڑی مصیبت مین مبتلا تھے۔ بیکار ہی تھے سادہو صاحب کے سر اپنے کے دو تین دن بعد ایک راجہ کا خط اُن کے پاس آیا اور وہ نوکر ہو گئے اور ساری کلفتین دور ہو گئین اور یہ سادہو صاحب کی دعا کے طفیل ہوا جو اسر اپکے رنگ مین ظاہر ہوئی یہ انتہا ہی احمقانہ خوش اعتقادی کی۔ کیا مرزائی نہین کہہ سکتے کہ دراصل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مرزا نے عبدالحکیم اور ثناء اللہ کو بددعا نہیں دی تھی بلکہ درازی عمر کی دعا اور جیسے خواب کی تعبیر الٹی ہوتی ہے انہوں نے اپنی زندگی کی خبر کو پیغام اجل ٹھرایا تھا۔ آخر دنیا میں احمق لوگ بھی تو بستے ہیں اگر قادیان میں زیادہ ہوں تو کیا تعجب۔ فقط۔

الف۔ میم۔

ایڈیٹر اس میں شک نہیں کہ مرزا صاحب نے اپنی عادت کے مطابق بحکم قرآنی (لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا*) عمر بتلانے میں بہت سی اختلاف بیانیاں کی ہیں یہانتک اس اختلاف بیانی کو مرزائی پارٹی بھی محسوس کرتی ہے۔ اس لئے تو وہ بقول ڈوبتے کو تنکے کا سہارا مرزا کے سب اقوال کو چھوڑکر اٹکل پچو سے کام لیتے ہیں اور بہانے کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے جہاں جہاں اپنی عمر بتلائی ہے تخمیناً بتلائی ہے ہم بھی مانتے ہیں کہ بعض جگہہ قریباً اور بعض جگہہ تخمیناً کا لفظ بولا ہے۔ مگر ہم ایک حوالہ ایسا پیش کرتے ہیں کہ اس میں مرزا صاحب نے اپنی عمر کو یقینی اور قطعی بیان کیا ہے نہ صرف بیان کیا ہے بلکہ اس سے ایک مذہبی کام بھی لیا ہے ناظرین مندرجہ ذیل حوالے کو بغور پڑھیں۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:-

حب میری عمر چالیس برس تک پہونچی تو خدا تعالے نے اپنے الہام اور کلام کے ذریعہ سے مجھے مشرف کیا اور یہ عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس برس پورے ہونے پر صدی کا سر بھی آپہونچا تب خدا تعالے نے الہام کے ذریعہ سے مجھ پر ظاہر کیا کہ تو اس صدی کا مجدد ہے۔ (تریاق القلوب صفحہ ۶۰)

اس عبارت میں مرزا صاحب نے چودہویں صدی کے شروع میں اپنی عمر چالیس سالہ کا بیان ایک شرعی امر کے لئے کیا ہے یہی وجہ ہے کہ تخمیناً کا لفظ نہیں بولا شرعی غرض یہہ تھی کہ نبوت محمدیہ کو ساتھ مطابقت دکھادیں کہ جس طرح سرور کائنات فداہ ابی وامی چالیس سال کی عمر میں مشرف بالہام ہوئے تھے خود بدولت (مرزا صاحب

---

* مطلب اس آیت کا یہہ ہے کہ جس شخص اور جس کلام میں واقعات میں اختلاف بیانی ہو وہ خدا کی طرف سے نہیں۔ منہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بھی اسی عمر میں ہوئے ہیں ناظرین ان لفظوں کو دیکھیں کہ کیا لطف دے رہی ہیں اور کیسے دلیل کے موقعہ پر بیان ہوئے ہیں ہم ناظرین کی خاطر ان لفظوں کو پھر دہراتے ہیں کہ:۔

عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس برس پوری ہونے پر صدی کا سر بھی آپونچا۔

اس سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ یہہ بیان ایک الہامی غرض سے ہی جو گویا حلفیہ اور بالکل سچا ہی نہیں بلکہ مصدقہ خداوندی ہے کیونکہ مرزا صاحب کی اس عبارت سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ مرزاجی کے ملہم ہونے کے لئے چالیس سال کی عمر اور صدی کا شروع دونوں کا اجتماع ضروری تھا اور یہہ ظاہر ہے کہ اس قسم کی ضرورت کوئی مرزا صاحب کی طرف سے نہیں ہو سکتی بلکہ خود خداتعالی کیطرف سے ہے پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کا یہہ بیان گویا مصدقہ الٰہی ہے کہ آپ چودھویں صدی کے شروع میں پوری چالیس برس کے تھے آج چودھویں صدی کا ۱۳۲۶ھ ہے مرزا صاحب ۱۳۲۶ھ کے چوتھے مہینے ربیع الثانی میں فوت ہو گئے ہیں اس حساب سے آپکی صحیح عمر ۶۵ سال چار ماہ ہوئی ہم نہیں سمجھتے کہ ایسے صاف بیان بلکہ مصدقہ الٰہی کے مقابلہ پر کون زیادہ راست گو ہے جس کے بیان پر مرزائی لوگ اعتبار کریں گے۔

مرزائیو! من اصدق من اللہ حدیثا۔

آسمانی نکاح

اس پیشگوئی کی جو مٹی خراب ہوئی ہو خدا کسی کی نہ کرے لیکن تاہم حکیم صاحب و احسن صاحب برابر بڑھتے ہوئے جواب دے رہے ہیں اور حدیث نبوی فاصنع ماشئت کی تصدیق کر رہے ہیں۔

پہلے ہم اس پیشگوئی کے متعلق مرزا صاحب کے اصلی الفاظ دکھاتے ہیں اس کے بعد ان دونوں حضرات امدادن کے ناختونوں کی تاویلات سنا کر جواب دینگے۔ یہہ مشہور قصہ ہی کہ مرزا صاحب نے منشی بیگ ہوشیارپوری کی لڑکی کی بابت پیغام نکاح دیا تھا جب

© rasailojaraid.com